رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط وکتابت مینجر

الفضل کے پتہ پر ہو

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

جلد ۱ ۔ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ ۔ بروز بدھ ۔ نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت اولوالعزم ربانی مظہر قدرت ثانی بخیر وعافیت ہیں (۲) اہل بیت مسیح موعود میں خیریت ہے۔ (۳) حضرۃ ام المومنین چندروز کے لئے اپنے بھائی کے پاس سرسہ تشریف لے گئی تھیں۔ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ (۴) صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے میر محمد اسمٰعیل صاحب سرسہ سے تشریف لائے تھے۔ واپس چلے گئے ہیں۔ (۵) میر ناصر نواب صاحب قبلہ باہر سفر میں ہیں۔

۲۔ مبلغین کی کلاسیں کھل گئی ہیں۔ اور باقاعدہ پڑھائی ہو رہی ہے۔

۳۔ دیہات میں پرائمری امدادی سکول کھولنے کے متعلق کمیٹی قائم ہو چکی ہے اور وہ کام شروع کرنیوالی ہے۔ جو احمدی اپنے دیہات میں ایسے احمدی سکول کھولنے چاہیں۔ وہ اسی بارہ میں درخواست کریں۔

۴۔ صدر انجمن کے اجلاس میں مولوی محمد علی صاحب کو ۴½ ماہ کی رخصت بانتخواہ بحساب دو سو سولہ ۲۱۶ روپیہ ماہوار اور بابو صلاح الدین صاحب کو ایک ماہ کی رخصت بلا بانتخواہ بحساب ایک سو پچھتر روپے ماہوار۔ اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب یہ پھر آنیکا ارادہ نہیں رکھتے۔ تو رخصت بانتخواہ لینے کے کیا معنے۔ یہ بزرگ صدر انجمن احمدیہ کو چندہ بھیجنے سے لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ مگر تنخواہ اسی انجمن سے وصول فرمائیں گے۔ ہند و پنجاب کے قائمقاموں نے خلیفہ ثانی کے انجمن پر حکمران ہونے کے متعلق جو ریزولیوشن مجلس معتمدین میں پیش کیا تھا۔ وہ اجلاس منعقدہ ۲۶۔ اپریل میں پاس ہو گیا۔ آئندہ انجمن پر حضرت صاحبزادہ صاحب کا حکم ایسا ہی ہو گا۔ جیسا مسیح موعود اور خلیفہ اوّل کا تھا۔

۵۔ حقہ پینے والوں سے کچھ ماہوار لینے کے یہ معنی نہیں۔ کہ حقہ پینا لغو کام نہیں۔ بلکہ اس عادت کا چھڑانا مقصود ہے۔

۶۔ ۲۷۔ اپریل کو خواتین قادیان کا جلسہ ہوا۔ اکثر بیبیوں نے چندہ دیا۔ اور کئی زیور بھی جمع ہوئے۔ باہر کی احمدی بیبیاں بھی اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اور دعوۃ الی الخیر کیلئے چھ ہزار کا اپیل حضرۃ امیر المسلمین نے کیا ہے اُسکو پورا کر دیں۔

۷۔ مدرسہ احمدیہ کے سالانہ امتحان کے نتائج نکل آئے ہیں۔ اور باقاعدہ کلاسیں کھل چکی ہیں۔ اس مدرسہ کی آخری یعنی ساتویں جماعت میں سے مولوی احمد بخش صاحب و مولوی عبد الرحمن صاحب پاس ہوئے ہیں۔

۸۔ ضلع گورداسپور میں عنقریب ایک وفد تحصیل چندہ کیلئے دورہ کرنیوالا ہے۔

۹۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے خاندان میں خیریت ہے۔

اطلاع

۲۷۔ اپریل سے بخاری شریف کا درس حضرۃ اولوالعزم نے شروع کرا دیا ہے۔ ناظرین الفضل کو پہنچانیکا انتظام کر لیا گیا ہے مبارک۔

مہاراجہ سکم کی مسند نشینی کے لئے ۲۸۔ اپریل کی تاریخ زیادہ مبارک تصور کر کے تجویز کی گئی ہے۔

باریسال میں چیچک وبائی صورت میں نمودار ہو گیا ہے۔ اور تین دن میں اس کے ساٹھ کیسوں کی رپورٹ ہوئی ہے۔

اموات طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۸ اپریل میں ہندوستان میں پلیگ سے ۵۱۴۱۳ اموات بخلاف ۱۰۴۱۲ ہفتہ ماسبق وقوعہ میں آئیں۔ بلحاظ صوبجات انکی تقسیم حسب ذیل ہے۔ ممالک متحدہ آگرہ واودھ ۲۰۵۷۲۔ پنجاب ۹۱۴۴۔ بہار واڑیسہ ۲۷۱۶۔ بمبئی ۹۴۸۔ برہما ۲۱۲۔ بنگال ۷۳۔ مدراس ۲۶۔ راجپوتانہ ۶۳۔ وسط بمقابلہ ہفتہ ماسبق اموات میں ۳۴۷۳ کی زیادتی وقوعہ میں آئی۔

سرکاری لکوئیڈیٹر کی رپورٹ سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ کریڈٹ بنک بمبئی کا ۲۵ لاکھ روپیہ ناقابل وصول ہے۔

رائے بہادر لالہ گنگا سہائے ایم اے ریاست فریدکوٹ کے انچارج مقرر ہوئے ہیں۔

آئندہ یکم مئی سے ہندوستان اور انگلینڈ کے مابین تار کی قیمت میں فی لفظ [illegible]

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرۃ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر کیلئے شائع ہوا۔

ڈاکخانہ قادیان اور ہماری مشکلات

قادیان سے الفضل ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے الحکم و نور ہفتہ وار ہیں۔ تین رسالے ماہواری ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کا مرکز ہے۔ اس لئے خط و کتابت منی آرڈر وغیرہ کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ لازمی طور پر دو بار ڈاک آنی چاہئے مگر یہاں ایک ڈاک میں بھی مشکلات ہیں۔ اس سے پہلے ڈاک کے یکہ کو سات بجے قادیان پہنچنے کا حکم تھا۔ اسکا یہ فائدہ تھا۔ کہ ڈاک سویرے ڈیلور ہو جاتی اور اسی روز جواب تعمیل کرسکتے تھے۔ مگر اب کسی نامعلوم وجہ کی بناء پر ڈاک کے یکے کو غالباً ۹ بجے آنیکا حکم ہے اور اسطرح پر ڈاک دس بجے کے بعد تقسیم ہوسکتی ہے۔ اور چٹھی رسان اپنی رونڈ کے لحاظ سے بارہ بجے کے قریب پہنچا سکتا ہے۔ آجکل گرمیوں کی وجہ سے دفتروں کے اوقات تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے ڈاک کی تعمیل اسی روز مشکل سے ہوسکتی ہے۔ اور خواہ مخواہ حرج واقع ہوتا ہے۔ سردیوں میں سات آٹھ بجے ڈاک پہنچانے میں کچھ عذر ہوسکتا تھا۔ مگر آجکل تو ۵ بجے طلوع آفتاب کا قریب ہوتا ہے اسوقت روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے تک ڈاک کا یکہ قادیان میں پہنچ سکتا ہے اور دن ہونے کے سبب رستہ بھی پُر خطر نہیں کہا جاسکتا۔ پس افسران ڈاک کی توجہ اس معاملہ کی طرف ضروری ہے۔

انگریز افسروں کی تنخواہ میں اضافہ

اب قطعی فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ پنجاب صوبجات متحدہ اور ممالک متوسط کے افسر ورکنگ مقررہ مشاہرہ میں سو روپیہ ماہوار بیشی ہو۔ اور جن افسروں کی ملازمت ۹ اور بارہ سال کے درمیان ہے۔ انہیں اکتوبر ۱۹۱۲ء سے ایک سو روپیہ ماہوار زیادہ ملیگا ہے۔ تین صوبوں کے سوا باقی صوبوں کے سویلین اس سے محروم ہیں۔

بہار میں گورنر معہ کونسل کی تجویز

بہار ڈسٹرکٹ کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن اس مضمون کا پیش ہو کر پاس ہوا۔ کہ صوبہ بہار میں گورنر معہ کونسل مقرر کیا جائے۔ اور اس سے مقصد ایک تجویز ہے۔ کہ دیگر صوبجات کا کچھ حصہ کاٹ کر بہار میں شامل کردیا جائے۔ دیکھنا چاہئے۔ گورنمنٹ اس تجویز کو کس نظر سے دیکھتی ہے۔

لنڈن سے تار برقی خط

کچھ عرصہ سے یہ امر زیر غور ہے۔ کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان ایک تار برقی خط ہر ہفتہ آیا کرے اس کی شرح اجرت معمولی تاروں سے کم ہوگی۔ اس قسم کا انتظام لنکا اور برطانیہ کے درمیان قائم ہوگیا ہے۔ بہت جلد امید ہے۔ ہندوستان میں بھی ہو جائیگا۔ اس رعائت سے صرف انگریزی اخبارات مستفید ہوسکتے ہیں۔

ترکی میں فوجی انتظام

فوج کی حالت آجکل یہ ہے۔ کہ دن میں آٹھ گھنٹہ اس سے سخت قواعد لیجاتی ہے۔ تمام فوجی افسر صرف تھوڑی دیر آرام کرتے ہیں۔ اور دن بھر قواعد سکھلانے میں مصروف رہتے ہیں۔ انور پاشا نے فرمایا۔ میں نے پانچ ہزار افسروں کو موقوف کردیا ہے۔ اسی طرح میں اب بھی یہ ارادہ کررہا ہوں کہ پانچ ہزار اور افسروں کو موقوف کردونگا۔ اگر وہ اپنے فرائض کو اچھی طرح انجام نہیں دینگے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ میں نے پانچ ہزار خاندانوں کو بے روزگار کردیا۔ اور رستے میں اور خاندانوں کو کرنیوالا ہوں۔ اور اس کو میری سختی پر محمول کرینگے۔ مگر میں وطن و ملک کی ترقی کے لئے ہر ایسی کارروائی کرنے کیلئے تیار ہوں۔

طرابلس میں تین ہزار اطالوی قتل

عرب مجاہدین نے ساحل درنہ و تینیہ سے مقام جداسیہ میں اطالویوں پر حملہ کیا اور کامل دو روز کی جنگ کے بعد فتح و نصرت نے مجاہدین کا ساتھ دیا تین ہزار اطالوی کام آئے۔ اور ایک سو سترہ مجاہدین توپیں دو ہزار بندوقیں سامان خورد و نوش و ذخایر جنگ لدے ہوئے نو سو اونٹ اور ان کے علاوہ بہت سے گھوڑے اور خچر بھی جن پر سامان رسد بار تھا۔ مجاہدین کے ہاتھ آئے۔

اضلاع متحدہ امریکہ و میکسیکو کے جنگ کے وجوہات

(دہلی اخبار لکھتا ہے) اضلاع متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ ولسن سال بھر سے میکسیکو کے عارضی پریسیڈنٹ مسٹر ہورٹا کی بد انتظامی کے شاکی تھے۔ پریسیڈنٹ ہورٹا نے جو سابق پریسیڈنٹ کو قتل کرکے جبراً پریسیڈنٹی پر قبضہ کر لیا۔ اس سے ایک طویل خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ اب براعظم امریکہ کا یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ اضلاع متحدہ امریکہ باقی تمام امریکہ کی جمہوری سلطنتوں کا پولیس مین ہے۔ اور جہاں کہیں بھی بدنظمی ہو۔ اضلاع متحدہ کو حق حاصل ہے۔ کہ مداخلت کرکے معاملات ٹھیک کردے۔

حال میں میکسیکو کی افواج نے ٹمپاکو میں امریکن جہاز کو گرفتار کرلیا۔ اس پر اضلاع متحدہ نے خواہش کی کہ میکسیکو اظہار افسوس کرے۔ اور امریکن جہاز کی سلامی اتارے۔ مگر جنرل ہورٹا نے اس میں بھی حجتیں پیش کیں۔ جس پر اضلاع متحدہ کے جہازوں نے حملہ کرکے میکسیکو کے بندر ویرا کروز پر جو ۳۰ ہزار کی بستی ہے قبضہ کرلیا۔

ترقی نسل مویشی کا انتظام

گورنمنٹ مدراس نے ایک آسامی نائب ڈائرکٹر زراعت کی منظور کی ہے۔ جو افزائش اور ترقی نسل مویشی میں تجربہ رکھتا ہو۔ اور اس کا کام یہ ہوگا۔ جہاں جہاں مویشی کی کوئی اچھی نسل پائی جاتی ہو۔ ان مقامات میں مویشی کے فارم قایم کرے اور اس صوبہ کے مویشی کی دونوں بڑی نسلوں کی حفاظت اور ترقی میں خصوصیت سے حصہ لے۔

دربارۂ السٹر

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے اس مضمون کا ریزولیوشن پاس کرنیکا نوٹس دیا ہے کہ السٹر میں سرکاری بری و بحری نقل و حرکت کے ارادہ کی اہمیت اور وزراء کے بیانات کے تضاد اور اغلاط کو مدنظر رکھکر کیا گورنمنٹ صفائی سے اس بارہ میں پوری بے لوث تحقیقات نہ فرمائیگی؟

لنڈن ۲۲۔ اپریل کا تار ہے کہ مسٹر ایسکوئتھ نے کل ہاؤس آف کامنز میں مسٹر بوچر کو بتایا۔ کہ بیرے کوالسٹر کے بارہ میں جو احکام دئے گئے تھے۔ انکا مجھے ۲۱۔ مارچ تک علم نہ ہوا۔ اطلاع ہونے پر میں نے انکے خلاف احکام صادر کئے۔

۲۴۔ اپریل۔ السٹر میں نہایت اخفاء سے النیٹر سپاہ حرکت میں لائی گئی۔ ان کی تعداد ۲۷ ہزار ظاہر ہوئی۔ اہل السٹر یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جو جہاز رائفلیں لایا ہے۔ وہ پانچ ملین کارتوس بھی لایا ہے۔

میکسیکو میں جنگ

انگریزی اور دیگر اجنبی رعایا بسرعت تمام شہر میکسیکو کو خیر باد کہہ رہی ہے۔ پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ میکسیکو والوں نے امریکن جھنڈا پاؤں تلے روند کر لوگوں کے مجمع میں اسکے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے۔ ویرا کروز اپنی اصلی حالت پر اترتا جاتا ہے۔ دکانیں اور رسٹورنٹ کھلتے جاتے ہیں۔ ۵۰۰ انگریز ۵۰۰ جرمن ۵۰ امریکن اور تین سو میکسیکو کے پناہ گزین وارد ویرا کروز ہوئے ہیں۔ انکا بیان ہے۔ کہ شہر میکسیکو اجنبیوں کیلئے چنداں خطرناک نہیں۔ جنرل ولاچہ سو باغیوں کے ساتھ جیوٹ ہوتے ہوئے جوارز پہنچا۔ کہتے ہیں کہ میکسیکو کی سپاہ انسینیڈا میں جو امریکہ میں ہے حملے کررہی ہے امریکہ کا ایک جنگی جہاز ادھر گیا ہے۔ بیونس ایرز اور ارجنٹائن و چلی کے وزراء نے اپنی گورنمنٹوں کی طرف سے میکسیکو و امریکہ کے مابین بیچ بچاؤ اور جھگڑے کا حسن و خوبی سے تصفیہ کرادینے پر آمادگی ظاہر کی ہے جسے پریزیڈنٹ ولسن نے منظور کرلیا ہے۔

ماسٹر صدرالدین صاحب ... ہائی سکول میں پڑھا رہے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب لاہور سے بٹالہ آئے ایک رات رہ کر واپس چلے گئے۔ مسٹر سی ایف نسٹن چیف انجینئر مدراس نے اسلام قبول کیا۔ ۲۴ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی صدارت میں ۳۰۔ اپریل کو سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ہوگا۔

408

الفضل

۲۹۔اپریل ۱۹۱۴ء

پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

جب بحیرہ ابیض متوسط کے ساحل جنوبی پر طرابلس کے خشک ریگستان کی ریت اطالوی ہاتھوں سے عربوں کے خون کے ساتھ سیراب ہو رہی تھی۔ اور سعید کوچک کی وزارت باوجود تنگدستی و مجبوری کے بہادر اور شجاع اہالیان طرابلس کا مال و جان سے ساتھ بٹا رہی تھی۔ تو اسوقت یورپ کے دفاتر خارجہ کو برابر اطلاعیں پہنچ رہی تھیں۔ کہ آئندہ موسم بہار میں بالکن دیاتا کوہستان بلقان کے طول و عرض میں آگ لگا دیگا۔

اور اگرچہ یہ آگ موسم بہار سے قبل ہی شعلہ زن ہوگئی۔ لیکن خدا کی بات کہ رومی مغلوب ہو کر غالب ہونگے۔ موسم بہار ہی میں پوری ہوئی۔ سرزمین مقدونیہ و تراقیہ میں زلزلہ آیا اور سخت آیا۔ اتنا کہ اس کا گھر گرا۔ اور بری طرح گرا۔ لیکن آخر مغرور بلغریہ کو ادرنہ کے قبضہ سے محروم ہونا اور جامع سلیم کی بے حرمتی پر نادم ہونا پڑا۔ غرض ایک موسم بہار تھا جس میں خدا کی ایک عظیم الشان بات پوری ہوئی تھی اب بھی موسم بہار ہے۔ اور ۱۹۱۴ء کا بہار ہے۔ اس میں چودھویں صدی کے مقدس مسیح کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ نئے زلازل آ رہے ہیں۔ سرزمین زیر و زبر ہو رہی ہے۔ خدا اپنی قدرت کا ہاتھ دکھا رہا ہے۔

ایک زلزلہ تو ہمارے اپنے گھر میں ہی آیا۔ اور ۱۳۔ مارچ کو حضرۃ خلیفہ اول کی وفات کی صورت میں آیا۔ اس کے بعد خلافت کے تقرر پر "شر الذین انعمت علیہم" کی حالت میں آیا۔ اور خدا کے مسیح کی مرادیں خلافت ثانی کے رنگ میں پوری ہوئیں۔ خدا تعالیٰ اچانک فوجوں کے ساتھ آیا۔ اور فتح نمایاں کا ظہور ہوا۔ اور یہ سب کچھ موسم بہار ہی میں ہوا۔

اب ہم گھر سے باہر بیرونی دنیا کی سیر کرتے اور گردا گرد کے مختلف زلازل پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ جو اس موسم بہار میں آ گئے یا آ رہے ہیں۔

نیپچون کے بیٹوں کی سلطنت ایشیا کا انگلستان یعنی ملک ژاپون جو طبعی زلازل کا گھر ہے۔ آجکل سیاسی زلزلہ میں مبتلا ہے۔ بحری افسروں کے غبن کے معاملہ نے اسقدر طول پکڑا کہ آخر وزارت کو مستعفی ہونا پڑا۔ اور کونٹ اوکوما کی نئی وزارت جو ملک میں نسبتاً ہردلعزیز ہے۔ لیکن دار العوام کا حصہ کثیر اس کا مخالف ہے۔ اس لئے ابھی اس کی بنیاد میں تزلزل ہے۔

مشرق بعیدہ کا چوٹی والا سام اگرچہ فغفور کے سر سے تاج اتارنے کے وقت سے ہی بے چین اور بے آرام تھا۔ لیکن اندنوں سفید بھیڑیئے کی شکاری جماعت زمین کے اندرونی آتشین مادہ کیطرح جوش میں ہے۔ اور تاخت و تاراج کا وہ بازار گرم کر رکھا ہے کہ ملک بھر میں ایک زلزلہ سا محسوس ہو رہا ہے۔ اور سلطنت جمہوریہ کی بنیادیں ہل رہی ہیں۔

مغربی دنیا میں میکسیکو کا بدقسمت ملک بحالت خانہ جنگی سے تہ و بالا ہو رہا ہے اور باغی جنرل ویلا اور کرنزا شمالی علاقہ جات کے خود مختار حاکم ہو رہے ہیں اور دوسرے طرف جنرل ہوئرٹا رئیس الجمہوریہ کی خودسرانہ کارروائیوں اور کوتاہ اندیشی سیاست نے اس کے طاقتور پڑوسی کو دشمن بنا رکھا ہے۔ اور ڈاکٹر ولسن پریذیڈنٹ ریاستہائے متحدہ نے میکسیکو پر فوج کشی کرا دی ہے۔ ویرا کروز کے خشکی و بندرگاہ پر امریکہ کا قبضہ ہے تمام میکسیکو میں غیظ و غضب کی آگ بھڑک رہی ہے۔ ہوئرٹا اپنی ضد پر قائم ہے رعایا کے مطلوب اور ملک امن بے چینی اور بدامنی کے زلزلہ سے دھکے کھا رہا ہے۔

حریت و مشروطیت کی سرزمین کاروباری دنیا کے مرکز اور جزائر برطانیہ کے گھر کی چاردیواری میں آئرلینڈ کی حکومت خود اختیاری کے مسودہ نے ایک بھونچال کا سا عالم پیدا کر رکھا ہے۔ مسٹر اسکوئیتھ کی حکومت ان کے فریق مخالف کی آنکھ میں چند دن کی مہمان ہے اور السٹر کے مطوعین کی فوج جلد ایوان وزارت کی ہائی جیرکی کارروائی کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے۔ سیاسی زبان میں حکومت پر حکومت کی اصطلاح سنا کرتے تھے۔ لیکن اسکا عملی نمونہ ایک رنگ میں انگلستان اور السٹر کی موجودہ حالت میں موجود ہے۔ السٹر نے ایک لاکھ دس ہزار جوانوں کی ۵ پلٹنیں مرتب کر لی ہیں۔ اور انہیں ۱۸ اضلاع بلفاسٹ میں ۱۳ ڈاؤں اور باقی دوسرے مختلف مقامات پر تقسیم ہیں۔ موٹر بائیسکلٹ اور سوار دستوں کے ذریعہ سلسلہ خبر رسانی کا معقول انتظام کر لیا گیا ہے۔ اور چند گھنٹوں کے اندر تمام صوبہ میں کسی بیرونی حملہ کی خبر پہنچ سکتی ہے۔ اجتماع افواج اور وسائل رسد رسانی کی سہولت کیلئے ۲۰۰ موٹر گاڑیاں موجود ہیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی اور حربی ہسپتال کا انتظام السٹر کی بیبیوں نے اپنے ذمہ لیا ہے اور مستعدی سے اس کی انجام دہی کے لئے تیار ہیں۔ غرض برطانیہ کے محکمہ جنگ سے آزاد ملکہ اس کی مخالفت کے لئے جنرل پرڈوسن کے السٹری مطوعین کی فوج موجود اور وزرائے سلطنت کی پریشانی کا موجب بن رہی ہے۔

انگلستان کی تاریخ سے واقف اور موجودہ حالات پر نظر کرنیوالے مبصرین سیاست کا قول ہے۔ کہ جو واقعات لندن کے ایوان وزارت کو اس موسم بہار میں پیش آئے ہیں۔ ان کی نظیر صرف کرامویل کے زمانہ میں موجود ہے۔ اس کے بعد نہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کی طرح اب بھی ۲۱۔ مارچ سے ۲۴۔ مارچ تک اراکین دفتر وزارت جنگ کو شب و روز حاضر رہنا پڑا۔ جنرل پیگٹ کمانڈر آئرلینڈ کا حکم جنرل ہیوبرٹ گف کو اور ان کے ماتحت افسروں کا السٹر کے بھائیوں پر حملہ کرنے سے انکار فیلڈ مارشل سر جان فرنچ اور کرنل سیلی وزیر جنگ کا استعفاء اور مسٹر اسکوئیتھ کا مجبوراً خود وزارت جنگ کا قلمدان سنبھالنا کچھ ایسے واقعات ہیں جو ایک بہت بڑی ہلچل اور سخت زلزلہ سے مشابہت رکھتے ہیں۔

پھر خدا معلوم وہ کونسی خفیہ طاقتیں یا اندرونی آتشین مواد ہیں جو یورپ کے موازنہ طاقت کی سنگلاخ چٹان کو جنبش دے رہے ہیں۔ قیصر جرمنی اس بات کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ کہ آسٹریا اور اٹلی کے وزرائے خارجہ سے ملاقی ہوں اور اگر اتحاد ثلاثہ کے قائم مقام ابازیہ میں جمع ہو کر کوئی گفتگو کرتے ہیں تو اس سے دوسری جانب [illegible] کی لہروں میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور شاہ انگلستان مسٹر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ کی معیت میں لنڈن سے پیرس کا سفر اختیار کرتے اور رئیس الجمہوریہ فرانس ایم پوئنکارے سے ملاقی ہونے جاتے ہیں۔ پیرس میں شاندار استقبال ہوتا ہے۔ ایم ڈومرگو وزیر اعظم فرانس اور سر گرے کی پرجوش مخلصانہ تقریریں ہوتی ہیں۔ اور ان سے صاف واضح ہوتا ہے۔ کہ مرکز سیاست و طاقت میں کوئی خفیہ حرکت ہے۔ جو غالباً زلزلہ معلوم کرنے والے آلہ نے کسی مقام پر زمین کے جنبش کھانے کا پتہ دیا ہے اور وہ غالباً ابازیہ اور کارفو کی ملاقاتیں ہیں۔ اور کوہستان البانیہ کی آتشین چوٹی یا جزائر ایجین کی آتش انگیز چٹانی زمین ہے۔

ٹرکی و ایران میں گو بظاہر کسی بڑے زلزلہ کا وجود معلوم نہیں ہوتا لیکن چھوٹے چھوٹے جھٹکے برابر اپنا کام کر رہے ہیں۔ نوجوان ترکی حکومت کے ترقی کرنیوالے نوجوانوں میں رقابت ہے۔ انور وزیر جنگ ہوا تو جمال کو وزیر بحریہ بنانا پڑا۔ اب فہمی بے اپنا حصہ مانگتے ہیں۔ بطل طرابلس عزیز بے اگرچہ انگلستان اور مصر کی وساطت کے سبب قتل سے بچ گئے ہیں۔ لیکن اس کے وجود کو جو انور کے راہ میں کاوٹ تھا۔ شاخ زریں کے کنارہ سے اہرام مصر کے سایہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ایران میں بدامنی کا تازہ جھٹکہ قزاقوں کے حملہ اور ایک بلجین کونٹ کے قتل کی صورت میں نمودار ہو چکا ہے۔ اگر پائنیر کا بیان صحیح ہے تو ریاست کابل میں ایک زلزلہ آنے کا مواد جمع ہو رہا ہے۔ کابل کی رعایا امیر عبدالرحمن کے جابر ہاتھ کو امیر حبیب اللہ کے قابل ترجیح دیتی اور قزاقوں کی غارتگری سے تنگ آکر حکومت سے اظہار ناراضگی کر رہی ہے۔

جمنا کے کنارے اندر پرست کی قدیم بھوم میں راش بہاری اور اس کے ہمراہیوں کی خلاف انسانیت کارروائیوں اور بم بازی کے انکشافات [illegible] سازشوں اور سوسائیٹیوں کے حالات پر قدر روشنی پڑنا امن پسند ہندوستانی رعایا کے دلوں میں کانگڑے کے بھونچال کی طرح ایک خوف وہراس پیدا کر رہا ہے۔ یہ ہے ۱۹۱۴ء کا موسم بہار اور اس کے زلازل۔ کون ہے جو ان سے فائدہ اٹھائے اور ان مضر نقصانات سے اپنی اور مخلوق خدا کی حفاظت کرے۔ اسے عتبہ عالیہ رب المنان پر جبیں نیاز رکھ کر دعا کرے اور کہے۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

نبوت مسیح موعودؑ و مسئلہ کفر و اسلام

پیام کہتا ہے کہ آیت پارہ چھ رکوع اول اولئک هم الکٰفرون حقا۔ سے ہمنے ہی استدلال کیا ہے۔ بمفصلہ ذیل خط خلیفۃ المسیح کا پڑھ لیجئے جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں لکھا گیا اس میں مسئلہ کفر کا حل بھی ہے۔ مسیح موعود کے نہ ماننے والوں کو مسیح ناصری کے منکروں سے بڑھ کر کافر بتایا ہے اور نبی بھی فرمایا اور اس آیت سے استدلال بھی کیا ہے۔ اب اس کے بعد جو کچھ تم لکھو گے وہ مولوی محمد علی صاحب سے پوچھ کر لکھنا کیونکہ وہ اپنے ٹریکٹ میں لکھ چکے ہیں کہ:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں۔ ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنہوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی × × × × اگر اختلاف جائز ہو تو پھر آپ کی بیعت بالکل بے معنے ہے۔"

پھر یہ بھی مانتا ہے کہ وہ یوں میرے پیچھے چلتا ہے جیسے نبض حرکت قلب کے ساتھ۔ وہ مکتوب درج ذیل ہے:۔

میاں صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے سوالات پر خاکسار کو تعجب آ رہا۔ مجھ کو معلوم نہیں کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد ہیں۔ پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے جوابات کے لئے مخاطب کی حالت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے۔

بہرحال گذارش ہے۔ آپ کفر دون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آپنے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط میں بہت فرمایا ہے۔

میاں صاحب! رسولوں میں تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض۔ ابتداء پارہ تیسرا جب رسل میں مساوات نہ رہی تو انکے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر نہ ہو گی تو آپ ایسا خیال فرمالیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہو اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے۔ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

میاں صاحب! اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ انکا قول ہوتا ہے۔ "لا نفرق بین احد من رسلہ"

اور آپنے بلاوجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا منکر کافر نہیں مجھ کو اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

نیز عرض ہے۔ خلفاء کے منکر پر بھی کفر کا فتوے قرآن مجید میں موجود ہے (پیام یہ فتوے نوٹ کرے) آیت خلافت جو سورہ نور میں ہے۔ اس میں ارشاد الٰہی ہے۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون۔ اور فاسق کو اللہ تعالیٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے۔ ارشاد ہے افمن کان مومنا کمن کان فاسقا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں میں تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے۔ پارہ چھ میں ہے۔

یفرقون بین اللہ ورسلہ۔ پھر فرمایا ہے اولئک هم الکٰفرون حقا (یعنی پارہ ۶ رکوع اول) یہاں تفرقہ بین اللہ وبین الرسل پر صریح کفر کا باعث قرار دیا ہے۔ جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں انہیں دلائل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑتا ہے اگر دلائل کا انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے آپ اس آیت پر غور فرماویں۔ واذا قیل لهم اٰمنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وهو الحق مصدقا لما معهم۔ دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیوں نہیں پائی جاتی۔ کیا آپکے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہیں ان کا انکار بھی کفر نہیں میرے خیال میں ہیں اور اکثر عقلمند مرزائی یہ نہیں مانتے کہ تمام مساوی ہیں۔ کفر دون کفر کے قائل ہیں۔

دوسرے سوال کا جواب عرض ہے۔ نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم نے صلے اللہ علیہ وسلم نبی اللہ فرمایا ہے۔ نیز ان الہامات و وحیوں نے جو مرزا صاحب کو منجانب اللہ ہوئیں اگر آپ احادیث کو مانتے ہیں تو آپ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ۔ ولا دین لمن لا عهد لہ۔ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب لا نکاح الا بولی۔ لاحد الا فی اثنین۔ میں غور فرماؤ۔ کیا یہ نفی آپکے نزدیک عموم رکھتی ہے۔ پھر غور کرو اور قرآن کریم میں تو خاتم النبیین بفتح تا ہے۔ خاتم بکسر تا نہیں۔ بھلا میاں صاحب! یقتلون النبیین میں آپ عموم کے قائل ہیں یا تخصیص کے۔ کسی شخص کو نبی اللہ کہنا خدا کے اختیار میں ہے انسان کے اختیار میں نہیں۔

ابوبکر کو نبی نہیں کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا۔ اس عرض پر بس کرتا ہوں۔ یار باقی صحبت باقی

نور الدین۔ ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

محمود کی مخالفت

شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس راوی ہیں کہ خواجہ کمال الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی مخالفت میں بہت کچھ کہا۔ حضور نے فرمایا کہ خواجہ صاحب آپ خواہ کتنے ہی بڑے آدمی بنجائیں پھر بھی آپ سوچیں کہ یزید نے اہل بیت کی مخالفت کر کے کیا پھل پایا۔ میر محمد اسحٰق

نوحۂ دلپذیر

بر وصال حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

دریغا نور از روئے زمیں رفت | جہان را یکت شد چوں فخر دیں رفت
سیہ گوں شدہ تصویر عالم | چراغ دین ختم المرسلیں رفت
مکمل نور بود از ہر کمالے | من الکملاء اکمل کاملیں رفت
حکیم و حاجی الحرمین و حافظ | بعشق پاک قرآن مبیں رفت
چہا معمور بود از نور قرآں | بریں زاد و بریں بود و بریں رفت
پراز انوار عرفان الٰہی | مجسم نور شمس العارفیں رفت
خلیق و محسن و فیاض عالم | بہر خوبی امام المسلمین رفت
شفیق عاجزان و بیکساں را | انیس و ہم جلیس و ہمنشیں رفت
دلم مجروح از زخم فراقش | طبیب حاذق دنیا و دیں رفت
چہ گویم وصف آں مرحوم و مغفور | یکے مقبول رب العالمیں رفت
بصورت آدمی سیرت فرشتہ | چنیں آمد بدنیا ہم چنیں رفت
بکار خویش منصور و مظفر | ازیں عالم بحال بہتریں رفت
نشانے از نشانات مسیحا | خلیفہ اول و ہم جانشیں رفت
خلافت یافتہ محمود مسعود | بشیر آمد چو نور اولیں رفت
ز فضل خویش حق ما را عمر داد | چو صدیق امیر المومنیں رفت
مبارکباد ایں دور خلافت | کہ ہیبت شوکتش اندر زمیں رفت
فیوض مہدی از محمود یابیم | کہ آمیں بر لب روح الامیں رفت
خلیفہ اولیں رحلت چو فرمود | خیال سال در طبع حزیں رفت ۱۳۳۲
پذیر یار سار اگفت ہاتف | برادج جاہ اعلیٰ نور دیں رفت

ایضاً

چو نور الدین برفت از دار دنیا | خرد گفتہ کہ بیشک نور دیں رفت ۱۳۳۲ھ
مسیحی سال از یاد مسیحا | سروشم گفت در خلد بریں رفت ۱۹۱۴ء
مکرر مصرعہ سالش چنیں شد | مسیحا یاد در خلد بریں رفت ۱۹۱۴ء

محمد دلپذیر پذیر بھیروی

احباب کرام

الفضل کی توسیع اشاعت میں ایک سرگرم کوشش فرماویں

جنازہ غائب۔ مولوی حافظ کرم الٰہی صاحب بکنہ کو تارڑ فوت ہو گئے۔ بڑے پرجوش احمدی تھے جنازہ غائب پڑھ دیا جاوے۔

اور نمبر (۲) [illegible] (۳) [illegible] سلطان احمد [illegible]

409

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ ۲۸ - سورہ منافقون - بقیہ رکوع دوم

اپنے عہدوں کو پورا نہیں کرتے - اور پہلے کی طرح ہی اپنے کاموں میں لگ جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ترکوں کے متعلق لکھا کہ بڑے بڑے افسر حرام مال کھاتے ہیں - تو ایک شخص نے حضرت صاحب کے متعلق کہا کہ چیونٹی کو پر لگ گئے ہیں یہ ہلاک ہوگا - جب آپکو کسی نے یہ بات سنائی - تو مجھے خوب یاد ہے کہ بہت سخت غصہ آپ کو آگیا - حالانکہ اس سے پہلے لوگوں کے بہت سخت سخت الفاظ آپنے کئی بار سنے اور کبھی پرواہ نہ کی - آپنے بددعا کی اس کا ایک ہی بیٹا تھا وہ بیمار ہوگیا - اس نے فوراً یہاں آدمی بھیجا - اور بڑی عاجزی سے اپنی شرارت سے معافی مانگی اور کہا کہ اس کی صحت کے لئے دعا فرما دیں آپنے دعا کی اس کا لڑکا بیماری سے اچھا ہوگیا لیکن وہ بعد میں پھر گیا اور قطع تعلق کرکے علیحدہ ہوگیا ۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ جب موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہم نہیں چھوڑتے خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کے دو معنے ہیں - اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم مہلت ملنے پر کرو گے (۲) اللہ نے تمہارے اعمال دیکھ لئے ہیں - ان کا نتیجہ ہدایت نہیں ہوسکتا ہے ۔

یہ ایک نصیحت ہے ہم اپنے نفسوں میں اس کا تجربہ کرسکتے ہیں جب کوئی بیمار ہو اور اگر اسی بیماری میں مرجائے تو پھر کیا ہو - بیماری کی حالت میں جو موت کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے اس کو تندرستی میں ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیئے لیکن لوگ زندگی میں زندہ رہنے کا نظارہ کھینچتے ہیں اسلئے کہتے ہیں کچھ اور عیش کرلو پھر توبہ کرلینگے لیکن ان کو مہلت نہیں ملتی - اچانک مرجاتے ہیں اسلئے بہتر ہے کہ مرنے سے پہلے اپنے اعمال کی درستی کی جاوے ۔

سورہ التغابن رکوع اوّل

۲۱ - اپریل ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ہر ایک سائل سوال کرتے وقت یہ بات دیکھتا ہے کہ جس سے میں سوال کرنے لگا ہوں اُس کے پاس کچھ دینے کو ہے بھی یا نہیں پھر دوسری بات وہ یہ دیکھتا ہے کہ دینے کے لئے تو اس کے پاس ہے لیکن یہ دیا بھی کرتا ہے یا نہیں - ان دونوں باتوں کو دیکھ کر پھر وہ تیسرا امر یہ دیکھتا ہے کہ آیا یہ مدد دے بھی سکتا ہے یا نہیں یہ تم نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک فقیر دوسرے فقیر سے کچھ مانگ رہا ہو - جمعہ کے دن بہت سے سائل اس مسجد کے صحن کے سامنے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے سے مانگتے تم نے کبھی نہیں دیکھے ہونگے وہ تم سے مانگتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تمہارے پاس دینے کو ہے اور فقیروں کے پاس کچھ نہیں وہ ہر جمعہ کو مسجد کے سامنے کیوں بیٹھتے ہیں اور اس بڑے مکان کے سامنے کیوں نہیں بیٹھتے - اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ اس گھر سے ان کو کسی نے کچھ نہیں دیا اور مسجد سے عبادت کرکے نکلنے والے ضرور کچھ نہ کچھ دے ہی جائینگے - بخیل کے دروازے پر فقیر کبھی نہیں جاتا - ایک یا دو دفعہ جاکر جب اُسے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کچھ نہیں دیتا تو پھر وہ کبھی نہیں جاتا - فقیر کو جہاں سے ملتا رہے وہیں جاتا ہے - خدائے تعالیٰ انسان کو فرماتا ہے ۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے ہر ایک جو زمین و آسمان میں ہے - کیوں تسبیح کرتا ہے اسلئے کہ وہ اس کا محتاج ہے اور محتاج سوال کرتے وقت ہمیشہ اپنے عجز کا اور جس سے کچھ مانگتا ہے اُسکی طاقت کا اقرار کیا ہی کرتا ہے پس فرماتا ہے - کہ سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں اسلئے کہ اس میں سب صفات پائی جاتی ہیں جن کے جمع ہونے پر کسی شخص سے سوال کیا جاتا ہے اول یہ کہ لہ الملک - وہ بڑی بادشاہت والا ہے دوسرے ولہ الحمد - وہ بڑی تعریف والا ہے - بخیل نہیں دیتا ہے - تیسرے یہ کہ وھو علیٰ کل شیئ قدیر - وہ دینے پر قادر بھی ہے - بعض لوگ مال والے بھی ہوتے ہیں سخی بھی ہوتے ہیں مگر مدد کر نہیں سکتے - مثلاً کوئی کسی بیماری میں مبتلا ہے ایک مالدار وہاں اس کی مدد نہیں کرسکتا - گو چاہتا ہے یا کوئی شخص کسی دور دراز ملک میں مبتلائے مصیبت ہو تو اگر اس کے دوست مالدار بھی ہوں مدد کرنا بھی چاہیں لیکن اس کی مدد کر نہیں سکتے - پس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صاحب ملک ہے پھر سخی ہے پھر اس بات پر قادر ہے کہ جس کی چاہے مدد فرمائے - اسلئے ہر ایک چیز اُسی کی تسبیح کرتی ہے کیونکہ اس کی محتاج ہے اور وہ صاحب ملک منعم اور صاحب قدرت ہے - ہر جگہ اور ہر مقام پر انسان کی مدد کرسکتا ہے - کوئی سمندر میں ڈوب رہا ہو یا جنگل میں بھٹک رہا ہو - پہاڑ پر ہو یا ویرانے میں - آبادی میں ہو یا غیر آبادی میں ہر جگہ خدا تعالیٰ مدد دے سکتا ہے کہیں اس کو کوئی روک نہیں سکتا - کوئی حاکم ایسا نہیں اور کوئی روک ایسی نہیں جو اس کو باز رکھ سکے - جب اتنی باتیں اُس سخی میں جمع ہوں تو کیوں زمین اور آسمان کی ہر ایک چیز اس کی تسبیح نہ کرے ۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو - پھر کیا نتیجہ ہوا - دو گروہ بن گئے - کچھ کافر ہوگئے کچھ مومن ہوگئے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے جبراً کسی سے کچھ نہیں منوایا - ہمنے بناکر کہا کہ جاؤ کام کاج کرو - پس بعض نے تو اللہ کی صفات اور اس کے احسانات کو دیکھ کر مان لیا - اور بعض ایسے بے حیا ہیں کہ خدا سے مانگتے بھی جاتے ہیں اور وہ دیا جاتا ہے لیکن پھر بھی اکڑتے ہیں کہ ہم کسی کے محتاج نہیں - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہوں غافل نہیں ہوں ۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا اور زمین کو پیدا کیا حق کے ساتھ اور تمہیں بھی پیدا کیا اور ایسی شکل دی جو نہایت اعلیٰ درجہ کی شکل ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا

ہے۔ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین و آسمان سب کچھ پیدا کیا ہے مگر تمہاری پیدائش ہر ایک چیز سے نرالی ہے۔ تمہیں ایسی صورت اور شکل عنایت کی ہے جو سب صورتوں اور شکلوں سے اعلےٰ اور اکمل ہے اور تم دنیا کی ہر چیز پر حکومت کرتے اور اس سے فائدہ اُٹھاتے ہو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس خاص سلوک میں کوئی خاص حکمت بھی ہے اور وہ یہی ہو سکتی ہے کہ ایک دن تم کو اللہ تعالےٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے اسلئے تم کو ایسے اعضاء دئیے اور تمہارے دل و دماغ کو ایسے قالب میں ڈھالا کہ وہ سب مخلوق سے الگ اور نرالی کیفیات کے پیدا کرنے والے ہو گئے۔ اور عقل اور دانائی اور تمیز میں دوسری تمام اشیاء سے ممتاز ہو گئے یہ کیوں ہوا۔ اسلئے کہ دیگر اشیاء کو محاسبہ کے لئے نہیں پیدا کیا تھا اور نہ ان کی پیدائش کی یہ غرض تھی کہ ان کو ہمیشہ ہمیش قائم رکھا جائے گا اس لئے ان کو ایسی شکل و صورت جو احسن و اکمل ہو دینے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ وہ اس غرض کے لئے پیدا کی گئی تھیں کہ انسان کی خادم ہوں اور یہ ان سے فائدہ اُٹھا کر قسم قسم کے اعمال نیک کرے۔ پس اگر انسان اپنی پیدائش اور صورت پر ہی غور کرے تو اس کی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ اسے اپنے پیدا کرنے والے کے پاس جا کر ان انعامات کا حساب و کتاب دینا ہو گا جو اسے ہوئے ۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

اگر یہ کہو۔ کہ ہم جو کام کرینگے اللہ اس کو نہیں جان سکتا۔ یا اگر محاسبہ تو ہوتا ہے لیکن اللہ کو کیا معلوم ہے کہ ہمنے کیا کیا کیا۔ اسلئے اس کے سامنے جھوٹ بول دینگے یہ نہیں ہوگا بلکہ اللہ تو خوب جانتا ہے۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور تمہاری پوشیدہ اور ظاہری باتوں اور کاموں کو بھی یعنے بعض ایسے ارادے جن کو تم دل میں ہی رکھتے ہو اور زبان پر نہیں لاتے۔ انکو بھی اللہ اچھی طرح جانتا ہے ۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ز فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

اگر تم کہو کہ یہ صرف ڈرانے کی باتیں ہیں۔ سزا وغیرہ تو کوئی ملے گی نہیں تو اپنے سے پہلی ان قوموں کو دیکھو جن کے اعمال و اقوال تمہارے اقوال و اعمال کے مشابہ تھے۔ اور انھوں نے بھی کفر کیا انکو ہم نے تباہ کر دیا کہ نہیں۔ انکی خبریں تم کو آ چکی ہیں۔ انھوں نے کفر کرکے کوئی پھل نہیں پایا۔ اگر ان کے کام اور اعمال خدا کو معلوم نہ ہوتے تو وہ تباہ و برباد کیوں ہوتے۔ اس سے ثابت ہے کہ خدا علیم بذات الصدور ہے۔ پہلی قوموں نے جو کچھ کیا تھا انکی سزا انہوں نے چکھ لیا تم جو کرو گے اس کا مزا چکھو گے اس دنیا میں بھی اور اگلی میں بھی ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○

ان کو انکار کرنے کی جرأت کیوں ہوئی۔ اسلئے کہ جب ان کے پاس رسول آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ہماری طرح بشر ہیں یہ ہم کو کیا ہدایت دے سکتے ہیں اس لئے پھر گئے۔ کہ ہم ان کی اطاعت نہیں کرتے پھر خدا ان کا کوئی محتاج نہیں وہ تو غنی ہے۔ اور تعریفوں والا ہے۔ اس کو کیا ضرورت تھی کہ ان کی خوشامد کرتا کہ ضرور اس رسول کو مان لو جب انھوں نے نہ مانا تو تکبر کرنے کی انکو سزا اللہ کی ملی کہ (۱) رسول کو کہدیا کہ ہم تیری اطاعت نہیں کرتے (۲) یہ کیوں کہا اسلئے کہ انھوں نے سمجھا کہ بشر ہماری ہدایت کے لئے نہیں آنا چاہیئے تھا۔ دنیا میں انسان ہی انسان کو ہدایت کر رہا ہے۔ لیکن نہ معلوم رسولوں پر یہ اعتراض کیوں کیا جاتا رہا ہے۔ ایک مشرک انسان کو خدا تو مان سکتا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ انسان کو رسول نہیں مانتا۔ ایک ساتنی پتھر کو خدائی کا درجہ دے سکتا ہے لیکن بشر کو رسول نہیں مان سکتا۔ ایک دہریہ عقل انسانی پر چلتا ہے۔ لیکن پھر بھی انسان کو ہدایت کا موجب نہیں سمجھتا۔ تمام لوگوں کے عقائد سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان ہی انسان کی ہدایت کا ذریعہ ہے ۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○

پھر کچھ شریر لوگ ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم مر کر نہیں اُٹھیں گے انکو کہہ دو کہ نہیں تم غلط کہتے ہو جو کچھ ہمنے کہا وہی ٹھیک ہے۔ اور اپنے رب کی قسم کھا کر کہدے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے اور یہ اللہ کے لئے آسان بات ہے۔ فرمایا کہ اپنے ربّ کی قسم کھا کر ان سے کہدو۔ قسم شہادت کے لئے ہوتی ہے۔ پس رب کی قسم سے یہ مُراد ہے کہ صفت ربوبیت ان کے سامنے بطور شہادت کے پیش کرو کہ یہ لوگ بعد موت اُٹھائے جائینگے۔ وہ اس طرح کہ رب کے معنے ہیں۔ کہ ایک ادنےٰ چیز کو ترقی دے کر اعلےٰ پر پہنچانا۔ جس قدر چیزیں دنیا میں پیدا ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ ترقی کرکے ادنی سے اعلےٰ درجہ پر پہنچتی ہیں وہ سب صفت ربوبیت کے ماتحت ہیں۔ مثلاً ایک بیج ہے اس کو زمین میں ڈال دیا جاتا ہے۔ جس کو خدا کی ربوبیت ترقی دے کر کئی دانے بنا دیتی ہے۔ پس یہ شک کرنا کہ مٹی ہو کر پھر کیونکر ہم پیدا ہو جائیں گے۔ غلط ہے۔ دیکھتے نہیں کہ کس طرح غلہ کو لوگ کھا جاتے ہیں۔ کچھ غلہ باقی رہ جاتا ہے۔ اس سے بیج ڈالتے ہیں۔ اور ایک دانہ سے کئی دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ انسان خاک ہو پھر اس میں سے ایک خاص ذرہ کو محفوظ رکھ لیا جائے اور اُسے دانے کی طرح ترقی دے کر بڑھا دیا جائے تو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ بڑ کا اتنا بڑا درخت ایک رائی کے دانہ کے برابر بیج سے پیدا ہو جاتا ہے پس جب تم کو خدا کی ربوبیت بتا رہی ہے۔ کہ کس طرح چیزیں مٹ کر پھر بن جاتی ہیں۔ تو تم کس طرح پھر اُٹھنے کو ناممکن قرار دیتے ہو ۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

کفار کی نظیر تو تم دیکھ ہی چکے ہو۔ پس تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ جب بعثت بھی ہو گی۔ اور خدا علیم و خبیر ہے۔ تو اس کو مان ہی لو اور اس کے رسول کو بھی۔ اور قرآن کو بھی مان لو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ جانتا ہے تمہارے اعمال ضائع نہ ہوں گے ۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ط

ان باتوں سے تم سمجھ لو کہ ایک دن تم سب کے جمع ہونے کا بھی ہے۔ اس لئے تم کم از کم اتنا ہی خیال کرو کہ اس دنیا میں چھوٹے چھوٹے کاموں میں جب تم چاہتے ہو کہ مقابلہ کے وقت پیچھے نہ رہیں تو وہاں تو تمام جہان کے لوگ ایک جگہ جمع ہونگے۔ اسکے مقابلہ میں کیا تمہیں شرم نہ آئے گی۔ تغابن۔ غبن کے معنے (۱) کسی کے مال کو لینا (۲) تغابن مقابلہ اور ہار جیت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔

وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ

پہلے تو سزا کا حال بیان فرمایا ہے اب انعام کا ذکر ہے کہ جو اللہ پر ایمان لائیگا اور اچھے کام کرے گا۔ اس کے گناہ ڈھانپ دئے جائیں گے۔ کفر سے ہی کو نکالا

410

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المہدی نے ۱۶ اپریل کو دیا

آپ نے سورہ بقر رکوع چہارم کا آخری حصہ پڑھ کر فرمایا۔

کہ پچھلی آیات میں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کیطرف متوجہ فرمایا ہے۔ کہ خلفاء ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں۔ اور جب کبھی وہ آئے ہیں ان کا مقابلہ کیا گیا۔ اور بڑے بڑے لوگوں نے ان کے ماننے سے پہلے انکار کیا ہے۔ لیکن ان میں جو سعید لوگ ہوتے ہیں وہ مان لیتے ہیں۔ اب اس نیکوکار گروہ کے علاوہ جو ناواقفی کی وجہ سے خلفاء کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس گروہ کا ذکر فرماتا ہے جو شرارت سے مقابلہ کرتے ہیں۔

آدم کا مقابلہ فرشتوں نے کیا کہ ہم اس سے بہتر ہیں۔ ہم تیرے فرمانبردار ہیں اور تیری تعریف اور تقدیس کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ایسے انسان کو جو کہ دنیا میں لڑائی اور فساد کریگا۔ فتنے پھیلائیگا ہم سے سجدہ کروایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرو۔ لیکن جب اللہ نے ان کو فرمایا۔ کہ تم نہیں جانتے۔ کہ میری اس میں کیا مصلحت ہے تو انہوں نے گردن جھکالی۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ ہمنے فرشتوں کو حکمدیا۔ کہ آدم کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ پس سجدہ میں جھک پڑے۔ اگرچہ پہلے انہوں نے اعتراض کیا تھا۔ لیکن جواب ملنے پر فرمانبردار ہو گئے۔

ہر ایک چیز پر فرشتے مسلط ہیں۔ خدا نے انکو حکمدیا۔ کہ جس چیز سے انسان فائدہ اٹھانا چاہے۔ یا اسکو استعمال کرنا چاہے۔ اس کو روکنا نہیں۔ یہی فرشتوں کی فرمانبرداری ہے۔ جو کہ آدم کے لئے کروائی گئی۔

ایک ملائکہ انسان ہوتے ہیں۔ انکو امام وقت کی فرمانبرداری کا حکم ہوتا ہے۔ گو ان کا دل مانے یا نہ مانے۔ لیکن وہ فرمانبرداری کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر رضہ حضرۃ عمر رضہ۔ حضرت عثمان رضہ حضرت علی رضہ فرشتے تھے۔ لیکن سب کو حکم تھا۔ کہ رسول کریم صلعم کی خدمت کرو۔ پہلے انہوں نے انکار کیا۔ لیکن ملائکہ تھے۔ آخر مان گئے۔ اور سجدہ کیا۔ تو ایسا سجدہ کیا۔ کہ رسول کریم صلعم کی وفات چھوڑ اپنی وفات تک سر نہ اٹھایا۔ اور ساری عمر میں کسی نے ان کے منہ سے رسول کریم صلعم کے متعلق کوئی اعتراض نہ سنا۔ مگر آنحضرت کو بھی ان لوگوں نے جو ابلیس تھے۔ نہ مانا۔ ایک آدم علیہ السلام کے زمانہ کا ابلیس ہوگا۔

بعضوں نے کہا ہے۔ کہ شیطان ملائکہ کا استاد تھا باقی سب فرشتے جنہوں نے سجدہ کیا۔ وہ اس کے شاگرد تھے۔ اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ سجدہ کے لئے جہاں فرشتوں کا ذکر ہے اس کے ساتھ ہی ابلیس کا ذکر ہے۔ اس لئے یہ بھی فرشتہ ہی ہے لیکن یہ غلط ہے۔ بادشاہ فوج کے کمانڈر انچیف کو حکم دیتا ہے۔ اور وہ اپنا حکم اعلیٰ اور قریبی افسروں کو پہنچاتا ہے۔ اسکا منشاء یہ ہوتا ہے کہ وہ تمام فوج سے اس حکم کی تعمیل کروائے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔ تو پہلے قریبی فرشتوں کو حکمدیتا ہے۔ اور پھر آگے پہنچا دیتے ہیں۔ ملائکہ کو فرمانبرداری کا حکم اس لئے ہوا۔ کہ وہ دنیا سے فرمانبرداری کرائیں۔ لیکن ابلیس نے انکار کر دیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا۔ اور کہا۔ کہ میں نہیں مان سکتا۔ جو انسان یہ کہے کہ "میں نہیں مان سکتا" وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتا۔ البتہ جو حق بات پر غور کر کر اور درست و غلط میں تمیز کرے وہ مان سکتا ہے اور ہدایت بھی پا سکتا ہے ابلیس میں یہ نقص تھے اوّل ابیٰ کیا (۲) تکبر کیا۔ کہ ہم نہیں مان سکتے۔ ہم بڑے آدمی ہیں۔ ہم نے بڑی بڑی خدمتیں کی ہوئی ہیں اور اس نے ابھی کچھ نہیں کیا۔ البتہ اس نے فتنہ ڈلوا دیا ہے۔

آج صبح کی نماز میں سورہ سجدہ پڑھتے ہوئے خدا نے انما یؤمن بآیتنا الذین اذا ذکروا بہا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربہم وہم لا یستکبرون کے یہ معنے میرے دل میں ڈالے۔ کہ مومن صرف وہی ہوتا ہے۔ جو کہ دین کی خدمت تو کرے لیکن اپنی خدمات پر اظہار تکبر نہ کرے۔ انما کے معنی ہیں سوائے اسکے نہیں۔ یعنی سوائے ان لوگوں کے کوئی مسلمان نہیں جنکو آیتیں سنائی جاتی ہیں۔ تو فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اور خدا کو پاک ثابت کرتے ہیں۔ اور پھر یہ نہیں کہتے کہ ہم نے بڑی فرمانبرداری کی اور بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں۔

مومنوں کی یہ نشانیاں ہوتی ہیں۔ ۱۔ خود فرمانبردار ہوتے ہیں ۲۔ لوگوں میں خدا کو پاک ثابت کرتے ہیں۔ ۳۔ اپنی خدمات کا اظہار اور ان پر تکبر اور تفاخر نہیں کرتے۔ شیطان نے انکار کیا۔ کہ میں نے یہ یہ خدمتیں کی ہیں اور میں بڑا ہوں۔ آدم نے کیا کیا ہے جو اس کو خلیفہ بنایا جاتا ہے لیکن کیا اس کو معلوم نہ تھا۔ کہ آدم خدمت کے لئے تو بنایا گیا ہے۔ اور اس کے خدمت کرنیکا وقت اب آیا ہے اگر اس نے اس سے پہلے خدمت کی ہوتی۔ تو پہلے کیوں خلیفہ نہ بنتا خلیفہ خدمت کرنے کیلئے ہی مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ انسان جو خلیفہ کا انکار کرتا ہے۔ اس کے اندر پہلے ہی خرابی ہوتی ہے اور ضرور کوئی نہ کوئی گند اس میں ہوتا ہے اسی لئے انکار کرتا ہے۔ ورنہ ممکن نہیں۔ کہ وہ تو خدا کا سچا فرمانبردار ہو اور پکا مومن ہو۔ لیکن خدا اس کا انجام برا کرے۔ یہ اس کا اپنا ہی قصور ہوتا ہے۔ دشمنی۔ بغض جہالت اور ناپاکی اس کے اندر کسی نہ کسی گوشے میں ضرور ہوتی ہے جو اس کو حق سے باز رکھتی ہے۔ چاہے کوئی مانے یا نہ مانے اور کسی کو برا ہی لگے۔ لیکن میں تو صاف کہونگا۔ کہ اس زمانہ میں جنہوں نے مخالفت کی ہے وہ وہی ہیں جنہوں نے حضرۃ خلیفۃ المسیح اول پر اعتراض کئے۔ اور وہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو خط لکھے۔ کہ تم روپیہ کھا جاتے ہو۔ کیا وہ اپنے خطوں سے انکار کر سکتے ہیں جنہوں نے لکھا تھا۔ کہ ہمیں تو قربانیاں کرنے کیلئے کہا جاتا ہے لیکن خود زیور بنواتے ہیں۔ ہمیں بتایا جاتا ہے۔ کہ صحابہ بھوکے رہتے تھے۔ لیکن خود اچھے اچھے کھانے کھاتے ہیں۔ اور عالیشان مکانوں میں رہتے ہیں۔

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے آدم کو کہا کہ جاؤ جنت میں رہو شیطان تمہارا کیا کر سکتا ہے۔ تم اس کیطرف متوجہ مت ہو۔ اور جنت میں جہاں سے چاہو کھاؤ۔ ہاں ایک بات یاد رکھنا۔ کہ میرے جو شریعت کے احکام ہیں۔ ان کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

شجرہ کے معنی لوگ گیہوں کا درخت یا لڑائی جھگڑا اور اختلاف کرتے ہیں۔ میں اس کے معنی سمجھنے میں بڑی توجہ اور غور کرتا رہا ہوں اور خدا سے دعا کرتا رہا ہوں۔ کہ اے الٰہی اس کے معنے مجھے قرآن سے ہی سمجھا دے۔ پس خداوند تعالیٰ نے اس کے معنے قرآن سے ہی سمجھائے ہیں۔ قرآن شریف میں دو شجروں کا ذکر آیا۔ ۱۔ الم ترکیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ (۲) مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض۔ فرمایا۔ ایک نیک کام ہیں۔ وہ نیک شجر ہیں۔ اور بد باتیں بد شجر۔ قرآن شریف نے نیک اور بد باتوں کا نام شجر رکھا ہے۔ آدم علیہ السلام کو خدا نے فرمایا۔ کہ اگر ایسا کرو گے یعنی خدا کے احکام کی خلاف ورزی کرو گے۔ تو نقصان اٹھاؤ گے پھر چونکہ شیطان آدم کا دشمن تھا۔ اس لئے باہم ان میں لڑائی اور جنگ شروع ہو گئی۔ اور جنگ میں غلطیاں بھی ہو جایا کرتی ہیں آدم سے غلطی ہوئی۔ اور فتنہ پڑ گیا۔ یعنی جس آرام و آسائش سے وہ رہتے تھے اس میں نہ رہے جیسا اب ہوا ہے پہلا امن کہاں ہے۔ فازلہما الشیطن ان کو کوئی غلطی لگ گئی۔ یہاں ابلیس کا لفظ خدا نے نہیں فرمایا۔ ابلیس اور شیطان کے ایک معنی نہیں ہیں۔ ابلیس تو وہ ہے جس کے متعلق خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کا میرے بندوں پر کوئی تسلط نہیں ہے۔ شیطان شطن سے نکلا ہے۔

بعضکم لبعض عدو

رسول کریم صلعم کے بعد خلافت کے منکرین خلیفہ کی بیعت کرنیوالوں کے دشمن ہو گئے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے قتل کر دیا گیا۔ تو مسلمان قیامت تک متفق نہ ہو سکیں گے۔ پھر ایسا ہی ہوا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے کبھی جمع نہیں ہوئے اور نہ ہو سکیں گے۔ ہمارے مسیح کو بھی الہام ہوا۔ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کیسی خطرناک سزا ملی۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ پہلے یہودی تھے۔ اور پھر مسلمان ہو گئے انھوں نے بائبل میں سے نہ معلوم کس طرح یہ پیشگوئی نکالی تھی کہ ایک نبی آئیگا۔ لوگ اگر اسکے خلیفہ کو مار دینگے تو ہمیشہ انمیں دشمنی اور پھوٹ رہے گی ❊

ولکم فی الارض مستقر

پھر جب مسلمانوں نے دیکھا کہ اب تو دشمنی ہو گئی ہے تو ڈر گئے کہ اب کیا کرینگے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہاں دنیا میں ہی گذارہ کرنا ہو گا۔ ایک وقت تک پھر آدم نے توبہ کی اور کہا کہ کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ جس سے فساد بڑھ گیا ہے اب کیا کریں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ استغفار کرو ہم معاف کر دینگے ❊ آجکل بھی خلافت کے جھگڑے میں ہمارے بعض لوگوں سے لکھتے وقت بعض سخت کلمات نکل گئے ہیں حالانکہ فریق مخالف نے بہت سخت لکھے ہیں اور ابتدا بھی انہیں کی ہے پس جن دوستوں سے غلطی ہوئی ہو یا جن کی وجہ سے فتنہ میں ترقی ہوئی ہو وہ توبہ کریں بس یہی علاج ہے ❊

فمن تبع ھدای

خلافت ہمیشہ قائم رہے گی آدم سے لیکر آج تک خلافت میں وقفہ نہیں ہوا۔ کبھی رُوحانی اور جسمانی خلافتیں ہوئی ہیں اگر رُوحانی نہ رہی تو جسمانی ہو گئی۔ اور جسمانی نہ رہی تو رُوحانی رہی ہے پس جو کوئی اس ہدایت کی پیروی کریگا اس کو کوئی فکر نہیں اور جو لوگ انکار کرینگے وہ آگ میں ڈالے جائینگے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آدم تھے ان کا مقابلہ کیا گیا۔ اور بعض صحابہ سے غلطیاں ہوئیں لیکن پھر انھوں نے غلطیوں کی اصلاح کر لی غلط کہتے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ماموروں اور انکے خلیفوں کا انکار کر کے بھی ہم نکھ پا سکتے ہیں۔ ہر ایک ہم میں سے آدم ہے جن نہیں خدا نے سب پر آدم کا لفظ بولا ہے اور ہر ایک سے اس کا الگ الگ معاملہ ہے ایک باپ کا بیٹا خلیفہ ہوتا ہے پھر بڑی قوم کا سردار خلیفہ ہوتا ہے پھر خیر ماموروں خلیفے اور پھر انبیاء کے خلیفے ہوتے ہیں ان کے الگ الگ مرتبے ہوتے ہیں ❊

اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ مبارک ہے وہ انسان جو اپنی غلطیاں اپنے اوپر لگے۔ اے خدایا یہ خدا سے اپنا تعلق مضبوط کرو اور ملائکہ کی طرح فرمانبرداری اختیار کرو۔ حضرت عثمان کے زمانہ میں صحابہ زیادہ تھے اور شریر لوگ تھوڑے لیکن جسقدر زمانہ گذرتا گیا وہ

"لاہور میں پاک ممبر"

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ فتنہ جس طرف سے سر اُٹھاتا ہے اسی طرف سے دبایا جاتا ہے۔ اب منکران خلافت کے پاس کوئی اور دلیل نہیں رہی تو وہ حضرت اقدس علیہ السلام کی پاک وحیوں کو خواہ مخواہ اپنی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ حضور کو ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک الہام ہوتا ہے:۔

برمقام فلک شدہ یارب۔ گر امیدے دہم مدار عجب بعد انشاء اللہ تعالےٰ ❊ پیام کا دعوےٰ ہے کہ یہ صدر انجمن کے لاہوری ممبروں سے مُراد ہے۔ اور "اس الہام پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد ۱۱ کچھ واقعہ ہونیوالا ہے (پیام ۱۲۱) اور یہ لفظ بھی غور طلب ہے کہ لاہور کے پاک ممبروں کی بریت بعد ۱۹۱۱ء کے ہی شروع ہوئی"

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اے انصاف پسند دوستو! خدا کے لئے صفحہ ۱۴۲ حقیقۃ الوحی کی سطر ۱۲ سے پڑھنا شروع کرو۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں:۔

"باب دوم ان الہامات کے بیان میں جو بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کے بارے میں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کئے"

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں۔ اسی (الٰہی بخش) کے متعلق **قطعی اور یقینی طور پر مجھکو** ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۵ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا:۔

برمقام فلک شدہ یارب۔ گر امید دہم مدار عجب بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالےٰ ❊ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۲)

الٰہی بخش کون تھا۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب کی زبانی سُن لیجئے "الحمد للہ کہ حضور کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور دشمن ہلاک ہو گیا حضور کو مبارک ہو" (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۹) اب ۱۱ کی تشریح بھی سُن لیں۔ حقیقۃ الوحی صـ۱۵۱ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"بابو الٰہی بخش صاحب گیارہ چار پاؤں کے ہلاک ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے جیسا کہ اس الہامی شعر میں ہے "برمقام فلک شدہ یارب گر امیدے دہم مدار عجب بعد گیارا۔ (حقیقۃ الوحی صـ۱۵۱)"

اب کیسے شرم کی بات ہے کہ جو الہام ایک دشمن کے بارے میں قطعی اور یقینی طور پر ہے اُسے لاہور کے پاک ممبر اپنی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ پھر اس سے اگلا الہام اِن پاک ممبروں کے متعلق ہونا چاہیئے اور وہ ہے جو اس وقت لاہور میں موجود تھے۔ دیکھئے وحی کیا ہے:۔

لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں انکو اطلاع دیجائے

وحی الٰہی تو صاف کہہ رہی ہے کہ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو جو پاک ممبر موجود ہیں انکو اطلاع دیجائے مگر کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ اس وقت لاہور میں موجود نہیں اور پھر صرف اپنی طرف اس الہام کی نسبت کرتے ہیں اور دوسروں کو اس کا مستحق نہیں سمجھتے۔ کیا وجہ ہے کہ اس الہام سے لاہور کے وہ پاک ممبر مُراد نہ ہوں جو اظہار اطاعت سے اب تک اپنی پاک طبعی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور اس حبل اللہ کو نہیں چھوڑا۔ جو اتفاق و اتحاد کا اعلےٰ ذریعہ ہے ہاں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ سلسلہ قبول الہامات میں کون مولوی کچا نکلا ہے اور دوسرے مولویوں سے ملنے کی تدبیروں میں ہے۔

انصار اللہ کی بریت

مینے جب سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ خلیفے اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ اور منصوبہ یا سازش کرنا ایک بہت بڑا گناہ اور اللہ تعالےٰ کے کلام سے بیخبری کی علامت ہے۔ پس مینے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے لئے ہرگز ہرگز کسی منصوبہ یا سازش کے طور پر کوئی کارروائی نہ کرنی چاہی اور نہ کی۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ پس اکبر شاہ خان صاحب نے مجھ پر بدظنی کی ہے اور میری طرف چند باتیں صرف شبہ کی بناء پر منسوب کی ہیں۔ چنانچہ وہ خود کوئی لفظ میری طرف منسوب نہیں کر سکتے ایک بات کہتے ہیں اور پھر لکھتے ہیں یا اُسی کے قریب کوئی فقرہ"۔ تھا جیسا کہ ان کے پہلے بیان سے ظاہر ہے۔ مینے خود ہرگز ہرگز میاں صاحب کا نام نہیں لیا تھا بلکہ انھوں نے خواہ مخواہ حضرت ممدوح کا ذکر شروع کر دیا

پھر جس روز حضرت خلیفۃ المسیح ع نے وصیت لکھی اُس دن ہرگز کوئی گفتگو نہیں ہوئی (۲) مغرب سے کچھ پہلے بھی ہرگز گفتگو نہیں ہوئی (۳) غالباً وصیت حضرت خلیفۃ المسیح کا ذکر بھی نہیں آیا (۴) میں نے ہرگز ان سے نہیں کہا کہ خلافت کا معاملہ درپیش ہو گا۔ نہ اس کے قریب المفہوم کوئی اور فقرہ کہا (۵) ۴۰ آدمی یک لخت بول اُٹھیں کا فقرہ مینے ہرگز نہیں کہا ان سے دستخط کرانے کا تو مجھے وہم تک نہ تھا اکبر شاہ خان صاحب نے خود اپنے خیال کے مطابق باتوں کا مفہوم بنا لیا۔ مینے صرف ان سے اس وقت کے پیش آمدہ فتن کا مختصر ذکر کیا تھا اور پھر ان سے نپٹنے کے لئے آپ کی کیا رائے ہے افسوس... کہ خان صاحب نے اپنی تحریر سے لوگوں کو خواہ مخواہ فتنہ میں ڈالا ہے۔ پھر یہ جو کچھ مینے ان سے کہا۔ انصار اللہ کی طرف سے ہرگز ہرگز نہیں کہا تھا۔ افسوس! کو خواہ مخواہ انصار کی طرف منسوب کیا گیا ❊ محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ - مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ❊